انسانی حقوق
سیرتِ طیبہ کی روشنی میں (۳)

از قلم: سید شبیر حسین زاہد

(۳) میاں بیوی کے مشترکہ حقوق (آپس میں)

عائلی زندگی میں ایسے حقوق جن کا فریقین کی طرف سے ایک جیسا پورا کیا جانا لازمی ہے ان کی مختصر تشریح ذیل میں دی جاتی ہے:

(ا) مساوی حیثیت: مرد عورت دونوں مساوی الحقوق ہیں' چنانچہ فرمایا گیا: "میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کا عمل ضائع نہیں کرتا' مرد ہو یا عورت' تم سب ایک دوسرے سے ہو"۔ (آل عمران: ۱۹۵) پھر ارشاد ہوا: "اور جو نیک عمل کرتا ہے' مرد ہو یا عورت' وہ مومن ہو تو وہ جنت میں داخل ہوں گے"۔ (مومن: ۴۰) حکمِ الٰہی ہے: "مردوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں"۔ (النساء: ۳۲)

(ب) وراثت میں برابری[۱۵]: اعلانِ خداوندی ہے: "مردوں کے لئے اس سے ایک حصہ ہے جو ان کے والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ مریں اور عورتوں کے لئے اس سے ایک حصہ ہے جو ان کے والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ مریں"۔ (النساء: ۷)

(ج) ایک دوسرے کے ترکہ میں حصہ: خاوند کا بیوی کے ترکہ میں حصہ رکھا گیا ہے اور بیوی کا خاوند کے ترکہ میں حصہ رکھا گیا ہے' جس سے چشم پوشی حقوق کا ضیاع ہے۔ (دیکھئے النساء: ع ۲)

---

[۱۵] ایک مستشرق نے اس حقیقت کا کھلے دل سے اعتراف کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنی تعلیمات و عمل کے ذریعے) عورت کو مملوکیت کے درجہ سے نکال کر مالکیت کا درجہ بخشا اور اس کو پہلا شرعی وارث قرار دیا۔ (بحوالہ اسلام کے کارہائے نمایاں' ص ۴۳۴)

(د) لعان کا باہمی حق: خاوند بیوی پر شک کرے، مگر کوئی شرعی گواہ پیش نہ کر سکے تو چار دفعہ قسم کھا کر اپنی سچائی کا اظہار کرے اور جھوٹا ہونے کی صورت میں اللہ کی لعنت طلب کرے۔ اسی طرح عورت چار دفعہ قسم کھا کر اپنے پاک دامن اور خاوند کے جھوٹا ہونے کا اقرار کرے اور اپنے جھوٹا ہونے کی صورت میں اللہ کی لعنت مانگے۔[۱۶] (تفصیل کے لئے سورۃ النور: ع ۱)

(ہ) محبت و صلحِ کُلی: میاں بیوی کا ایک دوسرے پہ حق ہے کہ وہ محبت و صلحِ کُلی سے رہیں اور معمولی رنجشوں کو کینہ کی بنیاد نہ بنائیں۔ چنانچہ حق تعالیٰ نے فرمایا: وَالصُّلْحُ خَیْرٌ "مصالحت میں بھلائی ہی بھلائی ہے"۔ (النساء: ۲۸)

حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ "کوئی مسلمان شوہر اپنی مسلمان بیوی سے نفرت نہ کرے، اگر اس کی ایک عادت ناپسندیدہ ہے تو یقیناً کئی عادتیں پسندیدہ ہوں گی"۔ (مسلم)

(و) اعتدال و میانہ روی: میاں بیوی دونوں کا ایک دوسرے پر حق ہے کہ عائلی زندگی کے تمام معاملات میں اعتدال و میانہ روی کو اختیار کیا جائے۔ ارشاد نبویؐ ہے: خَیْرُ الْاُمُورِ اَوْسَطُھَا (بیہقی) "سب سے اچھا راستہ اعتدال کا ہے!"۔

(ز) ایک دوسرے کا پردہ[۱۷]: ارشادِ خداوندی ہے: ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ (البقرہ: ۱۸۷) "وہ (عورتیں) تمہاری پوشاک ہیں اور تم ان کی پوشاک ہو"۔ پوشاک کی تشریح کرتے ہوئے سید سلیمانؒ ندوی سیرت النبیؐ جلد ششم میں لکھتے ہیں: "اس پوشاک کے پردہ میں جیسا کہ ابھی کہا گیا بیسیوں معنی پوشیدہ ہیں۔ تم ان کے لئے ستر پوش ہو اور وہ تمہارے لئے، تم ان کی زینت ہو اور وہ تمہاری، تم ان کی خوبصورتی ہو اور وہ تمہاری، تم ان کی تکمیل کا ذریعہ ہو اور وہ تمہاری"۔ (ص ۲۲۷)۔ "مختصر الفاظ میں لباس پردہ ہے، ہر

---

[۱۶] اس قسما قسمی (یعنی لعان) کے بعد ضرور بالضرور میاں بیوی میں جدائی کرا دی جائے گی، اس لئے کہ عائلی زندگی میں اعلانیہ شک کو ہر گز راہ نہیں۔

[۱۷] قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بڑی خیانت یہ ہو گی کہ میاں یا بیوی اپنی خلوت کی باتیں باہر بتا دے جن کا پردہ رکھنا ضروری ہے۔ (مسلم، ابوداؤد)

عیب کو چھپاتا ہے ...... کیا ایک اچھی بیوی اپنے خاوند کے لئے اور ایک اچھا خاوند اپنی بیوی کے لئے پردہ نہیں ہے؟ یقیناً ہے!"۔ (تفسیر ضیاء القرآن' جلد اول ص ۱۲۷)۔"اس اعتبار سے مرد عورتوں کا لباس (پردہ پوش) ہے اور عورت مردوں کے لئے لباس (پردہ پوش) ہے"۔ (فقہ القرآن سوم' ص ۴۸)

(ح) برابر کے حقوق: قرآن کریم میں ارشاد ہے: "اور عورتوں کے لئے ایسے ہی حقوق ہیں جیسا کہ دستور کے مطابق ان کے ذمے فرائض (یعنی مردوں کے حقوق ہیں)"۔ (البقرۃ ۲۲۸)

(۴) خاوند کے حقوق

(ا) مجموعی حکم[۸]: قرآن کریم میں ارشادِ الٰہی ہے: "نیک عورتیں (اپنے خاوندوں کی) اطاعت گزار ہوتی ہیں اور ان کی عدم موجودگی میں ان کے مال اور آبرو کی حفاظت کرتی ہیں"۔ (النساء : ۳۴)۔ارشادِ نبویؐ ہے: "عورت جب پانچوں وقت نماز ادا کرے' ماہِ رمضان کے روزے رکھے' اپنی آبرو کی حفاظت کرے' اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے"۔ (صحیحین) حضورؐ کا ارشادِ گرامی ہے: "عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اس کے بارے میں جواب دہ ہے"۔

(ب) ہمبستری کا حق: ارشادِ رسالت ہے: "جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے بسترِ خواب کی طرف بلائے اور وہ (بلاعذرِ شرعی) انکار کرے اور اس سبب سے وہ غضبناک ہو کر سو رہے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں"۔ (ترمذی)

(ج) خاوند کی خوشی: ارشادِ نبویؐ ہے: "جو عورت ایسی حالت میں مرے کہ اس کا خاوند اس سے راضی تھا تو وہ جنّت میں داخل ہو گی"۔ (سنن نسائی' ترمذی)۔"اور (عورت) اپنی جان و مال میں کسی ایسی بات میں اس (خاوند) کی مخالفت نہ کرے جو اس کو ناگوار ہو"۔ (ایضاً)

---

[۸] اس مجموعی حکم سے خاوند کے چار حق ثابت ہوتے ہیں یعنی (۱) رویّہ درست رکھنا (۲) اطاعت (۳) حفظِ غیب (۴) گھر کی دیکھ بھال

(د) طلاق دینے کا حق: قرآن مجید میں طلاق دینے کا حق خاوند کا ہے' اگر کسی بھی وجہ سے نباہ ممکن نہ ہو۔ (دیکھئے سورۃ البقرہ' آل عمران) ' حضورؐ کا ارشاد ہے: "جائز چیزوں میں سے طلاق کو اللہ سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے"۔ (ابوداؤد)

(ہ) خاوند کی خدمت: حضرت عائشہ صدیقہؓ اپنے ہاتھوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے دھوتیں اور سرمبارک میں تیل لگاتیں' گھر کا تمام کام کاج خود کرتی تھیں۔ (بحوالہ حقوق العباد ص ۱۴۲)

(و) خاوند کی شکر گزاری: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورتوں سے ارشاد فرمایا: "تم اچھا سلوک کرنے والے شوہروں کی ناشکری سے بچو"۔ (الادب المفرد)

(ز) شوہروں کے حقوق کی ادائیگی کی فضیلت: حضورؐ کا ارشاد ہے: "شوہروں کی اطاعت کرنا اور ان کے حقوق کو پہچاننا جہاد کے برابر درجہ رکھتا ہے"۔ (الترغیب و الترہیب)۔طبرانی میں بھی اسی مضمون کی حدیث آئی ہے۔

(ح) خاوند کے لئے آرائش و زیبائش: عورت کا صرف خاوند کے لئے بننا سنورنا جائز ہے۔ ارشادِ رسالت ہے: "بہترین بیوی وہ ہے کہ جب اسے خاوند دیکھے تو خوش ہو جائے"۔ (سنن نسائی)

(ط) خاوند کی موت پر سوگ: قرآن نے عورتوں پر لازم کر دیا ہے کہ وہ شوہر کی وفات پر کم از کم چار مہینے دس دن سوگ منائیں (سورۃ البقرہ: ۲۳۴)۔یاد رہے کہ دوسروں کی وفات پر صرف تین دن تک سوگ کی اجازت ہے۔

(۵) بیوی کے حقوق

(ا) حُسنِ سلوک: قرآن کریم کا ارشاد ہے: "وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (النساء: ۱۹)
"اور عورتوں کے ساتھ معروف طریقے (حُسنِ معاشرت) سے زندگی گزارو"۔

حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے حق میں بہتر ہے"۔ (ترمذی)۔"سب سے کامل مؤمن وہ ہے..... جو اپنے اہل و عیال سے نرم سلوک کرے"۔ (ترمذی)

(ب) نفقہ و سکنٰی: قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے: "مرد عورتوں کے گذارہ کے ذمہ دار ہیں"۔ (النساء: ۳۴) "چاہیے کہ وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق (اہل و عیال پر) خرچ کرے"۔ (الطلاق) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "(شوہر پر) بیوی کا حق یہ ہے کہ اسے عمدہ کھانا اور لباس ملے"۔ (ترمذی) "کوئی مؤمن اپنی بیوی سے ناراض نہ رہا کرے"۔ (مسلم)

(ج) حقِ مہر کی ادائیگی: ارشادِ خداوندی ہے: وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً (النساء: ۴) "ان عورتوں کو (جو حبالۂ عقد میں آئیں) ان کے مہر بلا بدل دو"۔ پھر فرمایا: فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ (النساء: ۲۵) "پس عورتوں کے مقرر شدہ مہر دو"۔ حضورؐ کا ارشاد ہے: "جن شرطوں کو تم پورا کرتے ہو ان سب میں زیادہ ضروری اس کو پورا کرنا ہے جس کی وجہ سے تم نے عورتوں کے ناموس کو اپنے لئے حلال کیا ہے"۔ (صحیحین)

(د) بیویوں میں عدل و برابری: سورۃ النساء میں ارشاد ہوا: "پس اگر تم کو خوف ہو کہ عدل نہیں کر سکو گے تو ایک ہی یا جس کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے (پر اکتفا کرو)۔ یہ زیادہ نزدیک ہے تاکہ تم ناانصافی نہ کرو"۔ (آیت ۳) حضورؐ کا ارشاد گرامی ہے: "جب آدمی کے پاس دو بیویاں ہوں اور اس نے ان کے حقوق میں انصاف اور برابری نہ رکھی ہو تو قیامت کے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کا آدھا دھڑ گر گیا ہو گا"۔ (ترمذی) یعنی فالج زدہ ہو گیا ہو گا۔

(ہ) خُلع کا حق: قرآن مجید میں بیان کیا گیا ہے کہ "پس اگر تمہیں ڈر ہو کہ وہ دونوں (میاں بیوی) اللہ کی حدود کو قائم نہیں کر سکیں گے تو پھر اس کے بارے میں کچھ گناہ نہیں جو عورت (علیحدگی حاصل کرنے کے لئے خاوند کو کچھ) فدیہ دے دے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں"۔ (البقرہ۔۲۲۹) حبیبہؓ بنت سہل کا اپنے میاں کے ساتھ نباہ نہ ہوا تو حضورؐ نے اس کے خاوند ثابتؓ بن قیس سے فرمایا: "اس (حبیبہؓ) سے کچھ لے لو (اور اسے آزاد کرو)"۔ انہوں نے لے لیا۔ اور حبیبہ اپنے کنبے میں جا بیٹھی[19]۔

(و) باعصمت عورتوں کی عزت کی حفاظت: قرآن پاک میں ارشاد ہوا: "جو لوگ

۱۹۔ سنن نسائی

پاکدامن بے خبر مومن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے"۔ (النور۔۲۳)

(ز) ناگوار مارپیٹ کی ممانعت: حضور علیہ الصّلوات والتسلیمات کا ارشاد ہے: "وہ لوگ جو اپنی عورتوں کو مارتے ہیں وہ تم میں سے اچھے آدمی نہیں ہیں"۔ (ابوداؤد' ابن ماجہ)۔"نہ بیوی کے منہ پر کبھی تھپڑ مارو' نہ اسے بُرا بھلا کہو اور گھر کے سوا اسے کہیں اور تنہا مت چھوڑو"۔ (ترمذی' ابو داؤد)"پس عورت کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو تو زندگی اچھی گذرے گی"۔ (ترغیب و ترہیب)

(ح) ظلم و تعدّی کی ممانعت: خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اور بیویوں کو (رجوع کر کے) اس لئے نہ روکو کہ تم انہیں تکلیف پہنچانا چاہو تاکہ ان پر زیادتیاں کر سکو۔ جو ایسا کرے گا وہ خود اپنے نفس پر ہی ظلم کرے گا"۔ (البقرۃ:۲۳۱)

بقیہ: بیع مؤجل

ہے لیکن اس کی تفصیلات پڑھنے کا ان کو موقع نہیں ملا۔ اگر ملا ہوتا تو وہ کبھی بیع مؤجل کے جواز کے لئے اس کو پیش نہ کرتے۔

آخر میں مولانا کی خدمت میں خلوص کے ساتھ یہ عرض کروں گا کہ ذہانت اور تحریر کی صلاحیت بلاشبہ ایک عالمِ دین کے لئے نعمت ہے اور اس نعمت کا شکریہ ہے کہ اس کو صحیح طور پر تحقیقِ حق کے لئے استعمال کیا جائے' ورنہ اس کی ناشکری ہو گی۔ میں سمجھتا ہوں مولانا کو ابھی بہت کچھ پڑھنے اور غور و فکر سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ توفیق ارزاں فرمائے!

بقیہ: لغات و اعراب قرآن

اَبٰی ، اَبٰی ، اَبٰی /

وَاسْتَکْبَرَ اَسْتَکْبَرَ ، اَسْتَکْبَرَ /

وَکَانَ ، کَانَ ، کَانَ / مِنَ ، مِنَ /

الْکٰفِرِیْنَ ، الْکٰفِرِیْنَ ، اَلْکٰفِرِیْنَ ، اَلْکٰفِرِیْنَ